تاثرات

۱۴ اگست کو ملت اسلامیہ کی تاریخ میں لافانی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ بارہ سال پہلے اسی تاریخ کو مسلمانان ہند اپنے قائداعظم کی رہنمائی میں عہد حاضر کی سب سے بڑی اسلامی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ ہم ہر سال یوم استقلال مناتے ہیں اور یہ یوم مسرت ان بے نظیر قربانیوں اور جدوجہد کی یاد بھی تازہ کر دیتا ہے جن کا نتیجہ ایک آزاد مملکت کے قیام کی شکل میں نکلا۔ اپنے دورِ عروج میں مسلمانوں نے عظیم الشان فتوحات حاصل کیں اور بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک بنے لیکن جان و مال اور عزت و ناموس کی جو زبردست قربانیاں پاکستان کے لیے دی گئیں اور کروڑوں مسلمانوں نے جو مظالم اور مصائب پاکستان کے لیے برداشت کیے ان کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ قیامِ پاکستان کے لیے اس قدر ایثار اور قربانی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مسلمان ایک ایسی مملکت حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں وہ اسلامی تصورات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں اور اسلامی نظریہ حیات کو روبہ عمل حقیقت بنا سکیں۔

حکیم الامت علامہ اقبال احیاءِ اسلامی کے بہت بڑے علمبردار تھے۔ اور ہندوستان میں اس مقصد کی تکمیل کے لیے انہوں نے جداگانہ اسلامی مملکت کے قیام کو ناگزیر تصور کیا۔ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے اسی تصور کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ قائداعظم کا یہ فیصلہ وقتی اور جذباتی نہ تھا بلکہ انتہائی غور و فکر کا نتیجہ تھا۔ اس فیصلے سے قبل دس سال کا زمانہ شدید سیاسی کشمکش کا دور تھا۔ اور پیشِ نظر مسائل کو حل کرنے کی تمام تدبیریں اختیار کی جا چکی تھیں۔ لیکن مسلمانوں کو ایک باعزت قوم کی حیثیت سے باقی رکھنے اور ان کی زندگی کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کی صرف یہی شکل نظر آئی کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے مسلمانوں کے لیے ایک جداگانہ مملکت قائم کی جائے۔

قیامِ پاکستان کو مسلم لیگ کا نصب العین قرار دینے کے بعد قائداعظم اور دوسرے ممتاز زعماء نے یہ واضح کر دیا کہ اس مطالبے کا بنیادی مقصد اسلامی نظریہ حیات کو روبہ عمل لانا ہے۔ چنانچہ جب یہ تحریک کامیابی کی منزل کے قریب پہنچ گئی اور قیامِ پاکستان کے امکانات روشن نظر آنے لگے تو مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ کراچی میں قائد ملت بہادر یار جنگ نے یہ اعلان کیا کہ "پاکستان ہمارا ملی نصب العین ہے۔ لیکن پاکستان سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ مسلمان اپنے لیے ایک ایسی جگہ حاصل کر لیں جہاں وہ ان ہی دساتیر کافرانہ پر عمل پیرا ہوں جن پر آج ساری دنیا کاربند ہے۔ بلکہ پاکستان کے متعلق ہمارا یہ تصور ہے کہ پاکستان ایک انقلاب ہوگا۔ ایک نشاۃ ثانیہ ہوگی۔ ایک حیاتِ نو ہوگی جس میں

خوابیدہ روایاتِ اسلامی ایک مرتبہ پھر جاگیں گے اور حیاتِ اسلامی ایک مرتبہ پھر کروٹ لے گی۔" اور پاکستان قائم ہو جانے کے بعد قائداعظم نے فرمایا کہ "قیامِ پاکستان، جس کے لیے ہم گذشتہ دس سال سے جدوجہد کر رہے تھے، خدا کے فضل سے آج ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ اپنے لیے صرف ایک مملکت قائم کر لینا ہی ہمارا مقصد نہ تھا بلکہ یہ حصولِ مقصد کا ذریعہ تھا۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہم ایک ایسی مملکت کے مالک ہوں جہاں ہم اپنی روایات اور تمدنی خصوصیات کے مطابق ترقی کر سکیں اور جہاں اسلام کے عدل و مساوات کے اصولوں کو آزادی سے بر سرِ عمل آنے کا موقع ملے.... میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں ہے جو ہمارے لیے شارعِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اپنی مملکت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اسلامی اصولوں پر رکھیں۔"

ایک مخصوص نظریۂ حیات کو روبہ عمل لانے کے لیے جداگانہ مملکت حاصل کرنے کی جدوجہد ایک ایسی خصوصیت ہے جو پاکستان کو دوسرے ممالک سے ممیز و ممتاز کر دیتی ہے اور اسی بنیادی تصور اور مقصد کو عملی شکل دینے کے لیے شہیدِ ملت لیاقت علی خاں نے قراردادِ مقاصد پیش کی۔ چنانچہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی ممالک کے مسلمان ایک ایسے اسلامی دستور کا انتظار کرنے لگے جو صحیح معنوں میں اسلامی نظامِ حیات کی بنیادی خصوصیات کا حامل ہو۔ لیکن یہ توقع پوری نہ ہو سکی کیونکہ لیاقت علی خاں کے بعد حالات اس طرح بدلنے لگے کہ یہ مقصد بعید تر ہوتا گیا۔ اس ملک میں رفتہ رفتہ ایسے عناصر اُبھرنے لگے جو اسلامی نظریۂ حیات کے قائل نہ تھے اور آخر کار سیاسی جوڑ توڑ کی بدولت ایسے لوگ ملک پر حاوی ہو گئے جنہوں نے ذاتی مفاد کے لیے، جمہوریت اور مساوات کا نام لے کر خود پاکستان کی جڑیں کاٹنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ قیامِ پاکستان کا اصل مقصد نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

گذشتہ اکتوبر کے انقلاب کے بعد بڑی اہم اصلاحات اور دور رس تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اور پاکستان کی آئیڈیالوجی کو پھر وہ اہمیت دی جا رہی ہے جو اس کو قائداعظم کی زندگی میں حاصل تھی۔ قیامِ پاکستان کے اصل مقاصد اور ملی نصب العین کی طرف یہ واپسی اس انقلاب کا ایک نہایت خوش آیند پہلو ہے اور موجودہ حکومت جس عزم اور خلوص سے کام کر رہی ہے اس کے پیشِ نظر یہ توقع غلط نہ ہو گی کہ اہلِ پاکستان اپنی منزلِ مقصود کی طرف پھر گامزن ہوں گے اور اسلامی عدل و مساوات اور اسلام کے دوسرے عالمگیر اصولوں اور انسانی قدروں کی اساس پر ایک ترقی پذیر جمہوری مملکت اور معاشرہ کی تعمیر کے لیے راہ ہموار ہو جائے گی۔ صحیح معنوں میں اسلامی مملکت قائم کرنے میں کامیابی نہ صرف عالمِ اسلامی کی حیاتِ نو کی ضامن ہو گی بلکہ دنیا کی دوسری قومیں بھی اس سے اکتسابِ فیض کریں گی اور یہ غلط فہمی بالکل دور ہو جائے گی کہ کلیسائی حکومت کی طرح اسلامی مملکت بھی ایک قسم کی مُلّا شاہی ہے۔

شاہد رزاقی